سوال

کیا بچوں کے لیے سامانِ آسائش مہیا کرنا بھی والد پر واجب ہے ؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

بچوں کے اخراجات والد کے ذمہ ہیں، اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے، چنانچہ ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں : "تمام علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ آدمی اپنے ان بچوں کے اخراجات کا ذمہ دار ہے جن کے پاس دولت نہیں ہے، اور اس پر بھی اجماع ہے کہ بچے کا نان و نفقہ اور رضاعت کی اج
"الإجماع" (98)

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شد
"المغنی" (8/212)

علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے اس کی وجہ بیان کی ہے کہ :

ے،

اس اعتبار سے نان و نفقہ کی ذمہ دو طرفہ واجب ہوتی ہے۔

یہ بھی ہے کہ اس رشتے کو جوڑنا فرض ہے؛ توڑنا بالاجماع حرام ہے، تو نان و نفقہ کی ذمہ داری صلہ رحمی میں آتی ہے اس لیے باپ اور اولاد کے درمیان نان و نفقہ واجب ہے، لہذا اگر کسی ایک کے پاس مالی استطاعت ہو اور دوسرے کو کفالت کی ضرورت بھی ہو لیکن صاحب استطاعت دوسرے کی کفالت نہ
"بدائع الصنائع" (5/2230)

م :

شریعت نے خرچ کرنے کی مقدار متعین نہیں کی؛ کیونکہ سب لوگوں کے وسائل یکساں نہیں ہوتے، اسی طرح ہر علاقے کا خرچ کرنے کے حوالے سے عرف بھی الگ الگ ہوتا ہے۔ تو جہاں معاملہ ایسا ہو تو شریعت اسے عرف کے مطابق حل کرنے کی ترغیب دلاتی ہے؛ لہذا معاشرے اور سماج کے عرو

ں :(5364)

م :

یا :

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

ں :90]

یخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"احسان، عدل سے بڑا درجہ ہے، جیسے کہ اللہ تعالی کے فرمان میں ہے کہ :

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ

ں :90]

لفظ "احسان" بولا جائے گا تو بسا اوقات اس سے مراد شریعت کے مطابق عمل لیا جاتا ہے چاہے وہ مطابق واجب عمل کی صورت میں ہو، اور بسا اوقات اس سے مراد واجب سے آگے بڑھ کر کارکردگی پیش کرنا ہوتا ہے۔" ختم شد
"تفسیر ابن عثیمین / فاتحہ و سورت بقرہ" (1/169)

ن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شد

ص (447)

ے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کے صریح حکم کے بعد واضح لفظوں میں رشتہ داروں کا ذکر فرمایا :

ء :36]

ہ،

ن :134]

جیسے کہ متعدد احادیث اور آثار ایسے ملتے ہیں جن میں اہل خانہ اور بچوں کے بارے میں ہاتھ کھلا رکھنے کی ترغیب ہے۔

م :(994)

م :(995)

ن :(358)

شبہ والد کا اپنی اولاد کے ساتھ احسان کرنا، ان پر خرچ کرتے ہوئے کنجوسی نہ کرنا باپ اور اولاد کے درمیان محبت بڑھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے؛ کیونکہ انسان کے ساتھ جو بھی بھلائی کرے گا انسان اس سے فطری طور پر محبت کرنے لگ جائے گا۔

، جب کوئی مناسبت بھی ہو، مثلاً: بچوں میں سے کوئی پاس ہوجاتا ہے، یا پورا قرآن کریم یا کچھ حصہ مکمل کرلیتا ہے، یا بالغ ہوجاتا ہے وغیرہ تو ایسے میں خوشی کا اظہار ضروری ہوجاتا ہے، پھر اس خوشی کے اظہار کے بچوں کی نفسیات پر بڑے گہرے اثرات ہوتے ہیں؛ ایسے اظہار کو فراموش نہیں کرنا چاہیے، اسی

م :

ں کے متعلق والد کا موقف یہ ہوسکتا ہے کہ ایسی چیزوں سے روکنا بھی تربیت کا حصہ ہے کہ انسان بہت زیادہ عیش پرست نہ ہوجائے، اور ان کا عادی نہ بن جائے۔ ممکن ہے کہ والد کا اس انداز سے سوچنا درست یا غلط ہو، لیکن بہ ہر حال والد کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے، والد اپنے ذمہ واجب اخراجات پ

ت محض واجبات کی ادائیگی تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں باہمی محبت، مودت، حسن معاشرت، حسن سلوک، صلہ رحمی، درگزری کا بہت زیادہ عمل دخل ہوتا ہے، خصوصاً والدین کے متعلق۔

ہر یہ بھی ہے کہ اولاد کو بڑے ہونے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ ان کا والد ان کے ساتھ بالکل صحیح کیا کرتا تھا، اور وہ سب کچھ ہماری ہی بہتری کے لیے تھا۔

پر والدین اپنا خیال اتنا نہیں کرتے جتنا اولاد کا کرتے ہیں، اس لیے گھر کے افراد کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے۔ ایسے اقدامات سے بچوں کو جھلملانا نہیں چاہیے، اور پھر ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ

للہ علیہ وسلم نے فرمایا: (والد جنت کا بہترین دروازہ ہے، اب تیری مرضی کہ تو اس دروازے کو ضائع کر یا اس کی حفاظت کر۔)

ند(1900) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے "سلسلہ صحیحہ" (914) میں صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم